ضلع میں 2 روز میں 3 ہزار 600 ریکارڈ ہوئے

ڈینگی وبا نے 75 فیصد علاقوں کو لپیٹ میں لے لیا، 12 ہسپتال مریض سے بھر گئے، ماہرین کا انتظامی غفلت پر شدید تحفظ

سلیمہ بتول / نمائندہ خصوصی

شہر کے 75 فیصد علاقوں میں ڈینگی وبا نے باقاعدہ وبائی صورت اختیار کر لی ہے۔ ضلع کے 12 سرکاری ہسپتال مریضوں سے بھر گئے ہیں اور نجی ہسپتالوں میں بھی بستر دستیاب نہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر فوری اور مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو صورتحال مزید سنگین ہو سکتی ہے۔

ضلع کے مختلف علاقوں سے رپورٹ ہونے والے ڈینگی کے کیسز کی تعداد 3 ہزار 600 سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ 2003 کے بعد یہ سب سے بڑا وبائی پھیلاؤ ہے۔ ضلع کے 7 ٹاؤنز میں سے 5 میں مچھر مار سپرے کی مہم مؤثر طریقے سے نہیں چلائی گئی۔ بعض علاقوں میں گزشتہ 4 ہفتوں سے سپرے نہیں کیا گیا جس کے باعث مچھروں کی افزائش میں اضافہ ہوا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر نوید اختر چیمہ نے پیر کو پریس کانفرنس میں کہا کہ ہسپتالوں میں ڈینگی کے مریضوں کے لیے 300 بستر مختص کیے گئے ہیں اور ادویات کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ تاہم نجی ہسپتالوں کے مالکان کا کہنا ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں ٹیسٹ کی سہولت دستیاب نہیں اور مریض نجی لیبارٹریوں سے مہنگے داموں ٹیسٹ کروانے پر مجبور ہیں۔

ڈاکٹر نوید اختر چیمہ نے کہا کہ پلیٹ لیٹس کے ٹیسٹ کی فیس نجی لیبارٹریوں میں 1 ہزار روپے تک وصول کی جا رہی ہے جبکہ سرکاری ہسپتال میں یہ ٹیسٹ مفت کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے نجی لیبارٹریوں کے لیے زیادہ سے زیادہ 500 روپے فیس مقرر کرنے کی سمری صوبائی محکمہ صحت کو بھیج دی ہے۔

ڈینگی کنٹرول پروگرام کے انچارج ڈاکٹر عمیر شفیق نے بتایا کہ 18 یونین کونسلوں میں لارویکس اور فوگنگ کی مہم شروع کی گئی ہے۔ 12 ریسکیو ٹیمیں فیلڈ میں کام کر رہی ہیں اور ہر ٹیم روزانہ 200 گھروں کا معائنہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کو اپنے گھروں میں گملوں، کولروں اور ٹائروں میں کھڑا پانی ہفتے میں ایک بار ضرور خالی کرنا چاہیے۔

شہری تنظیم شہری دردمندی فورم کے صدر محمد یونس بلوچ نے الزام لگایا کہ ماضی میں ڈینگی کے لاروے ظاہر ہونے کے باوجود بروقت اقدامات نہیں کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہر یونین کونسل میں ایک ایمرجنسی ٹیم بنائی جائے اور ذمہ دار افسران کا احتساب کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ غریب علاقوں میں صورتحال سب سے زیادہ خراب ہے کیونکہ وہاں صفائی کا نظام ناقص ہے اور نالیاں کھلی پڑی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر ثمینہ رحمان نے اعلان کیا کہ ضلع میں ڈینگی کنٹرول کے لیے 2 کروڑ روپے کا ہنگامی فنڈ مختص کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ذمہ دار افسران کی جوابدہی کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو ہر ہفتے پیش رفت کی رپورٹ پیش کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی علاقے میں مچھر مار سپرے نہ کیا گیا تو متعلقہ افسر کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

ڈاکٹر نوید اختر چیمہ نے کہا کہ ہسپتالوں میں ڈینگی کے مریضوں کے لیے الگ وارڈ قائم کیے گئے ہیں اور ڈاکٹروں کی چھٹیاں عارضی طور پر منسوخ کر دی گئی ہیں۔ تاہم نرسوں کی کمی ایک بڑا مسئلہ ہے جسے پورا کرنے کے لیے عارضی بھرتی کی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہسپتال میں خون کے پلیٹ لیٹس کی کمی نہیں ہے اور ضرورت پڑنے پر فوری فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔

شہری محمد اسلم کھوکھر نے کہا کہ ان کے محلے میں پانچ دن سے گٹر کا پانی گلی میں کھڑا ہے اور بچے اس میں کھیلتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر انتظامیہ نے فوری کارروائی نہ کی تو ہم عدالت سے رجوع کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر یونین کونسل میں شکایت درج کرانے کے لیے ہیلپ لائن 1122 قائم کی گئی ہے جس پر شہری براہ راست شکایت درج کرا سکتے ہیں۔

ڈینگی وبا نے ضلع کے تعلیمی اداروں پر بھی منفی اثر ڈالا ہے۔ کئی سکولوں میں حاضری 40 فیصد تک کم ہو گئی ہے۔ والدین کا کہنا ہے کہ بچے بخار اور جسم درد کی شکایت کر رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو اگست میں صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر عمیر شفیق نے کہا کہ ڈینگی کا مچھر دن کے اوقات میں کاٹتا ہے اور یہ بخار، جسم درد اور آنکھوں کے پیچھے درد کی علامات ظاہر کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بخار کی صورت میں پیراسیٹامول استعمال کی جائے اور اسپرین سے گریز کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈینگی کا وائرس ایک سے دوسرے شخص میں منتقل نہیں ہوتا بلکہ مچھر کے ذریعے پھیلتا ہے